New Era Magazine

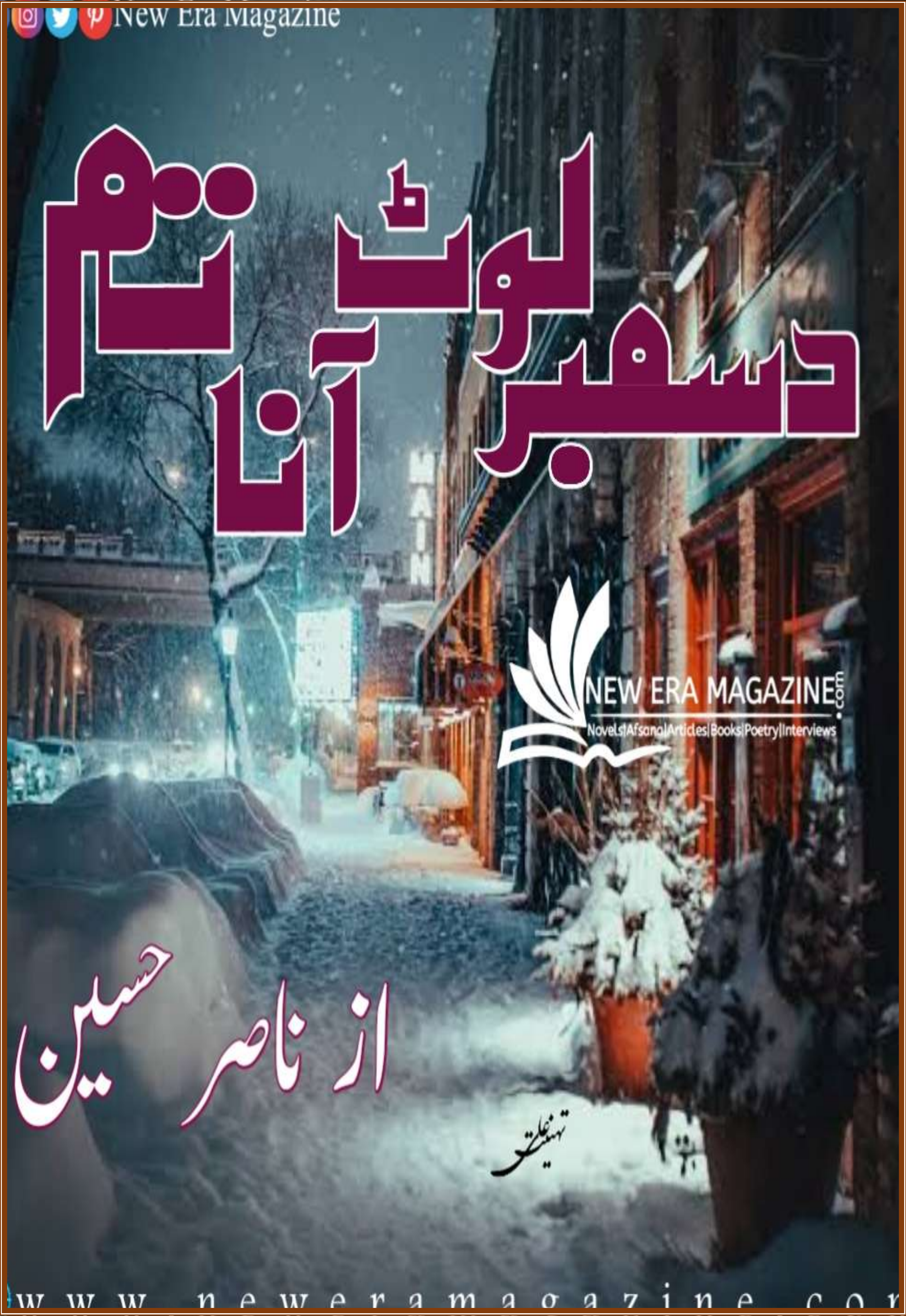

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دسمبر لوٹ آنا تم

از ناصر حسین

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

میں لندن جانا چاہتی ہوں امی۔۔۔

عمارہ بیگم کے ماتھے پر بل پڑے۔۔وہ پھٹی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔

پاگل تو نہیں ہوگئی آیت یہ کس طرح کی باتیں کر رہی ہے۔۔؟انہوں نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔

امی آپ جانتی ہیں لندن جانا میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے۔۔۔وہ ملتجائیہ انداز میں عمارہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔۔

ہوا کے تیز جھونکے سے بند کھڑکی کھل گئی۔۔۔ٹھنڈی ہوا کا جھونکا راستہ بناتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔

تو جانتی ہے یہ ممکن نہیں ہے اور انسان کی ہزاروں خواہشات ہوتی ہیں ہر خواہش پوری ہو ایسا ضروری نہیں جو پوری ہوتی ہے اسے زندگی کہتے ہیں خواہشات نہیں۔۔۔وہ اپنا ہاتھ چھڑا کر خفگی سے بولیں۔۔

آپ نے ایک بار مجھ سے وعدہ کیا تھا۔۔۔وہ روہانسی ہوتے ہوئے بولی۔

وہ وعدہ میں نے تمہیں صرف بہلانے کے لیے کہا تھا وہ کوئی باقاعدہ وعدہ نہیں تھا۔۔۔تم سمجھتی کیوں نہیں یہ نا ممکن ہے۔۔۔

کچھ بھی نا ممکن نہیں ہوتا مما۔۔ہم انسان ہر شے کو ناممکن بنا دیتے ہیں۔۔۔ویسے بھی یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔

اتنی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔؟عمارہ بیگم نے خفگی سے اسے دیکھا۔

آیت تو اسلام آباد سے کراچی جانے کی بات نہیں کررہی۔۔پاکستان سے لندن جانے کی بات کر رہی ہے اور تمہیں اچھی طرح معلوم ہے ایسا نہیں ہوسکتا پھر بھی بے کار میں مجھ سے بحث کیے جا رہی ہے۔۔۔

امی والدین تو اپنی اولاد کی خواہشات پوری کرنے کے لیے کیا کچھ نہیں کرتے آپ صرف مجھے اجازت نہیں دے سکتیں۔۔؟وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

اجازت میں نے نہیں دینا۔۔۔اجازت تیرے ابو نے دینا ہے اور وہ کبھی نہیں دیں گے۔۔۔

تو آپ مناؤ ناں انہیں۔۔وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر پر امید انداز میں بولی۔۔۔

ہوش میں تو ہے وہ مجھے دو باتیں سنا کر چپ کرا دیں گے۔۔۔پتا تو ہے ناں تمہیں وہ کتنے دقیانوسی خیالات کے ہیں۔۔

مجھے یقین ہے امی آپ انہیں قائل کر لیں گی۔۔یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے میری ساری فرینڈز جا رہی ہیں۔۔صرف ایک سال کی ہی تو بات ہے۔۔۔آپ لوگوں نے مجھے اجازت نہیں دی تو میرا مستقبل برباد ہو جائے گا۔۔۔اگر آپ لوگوں نے میرے ساتھ ایسا ہی کرنا تھا تو اب تک مجھے اتنی تعلیم کیوں دلوائی۔۔۔وہ ناراض ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

یہی ہماری سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔نہ تجھے شہر میں تعلیم کے لیے بھجواتے اور نہ ہی تم اتنے اونچے خواب دیکھتی۔۔۔دنیا کیا کہے گی زمانہ کیا کہے گا۔۔۔ہمارے خاندان میں تو دور پورے گاؤں میں لڑکی تو کیا کوئی لڑکا بھی لندن نہیں گیا اور تم سات سمندر پار کر کے اس اجنبی ملک جانا چاہتی ہے اور دنیا والے بھی کیا سوچیں گے اکیلی بیٹی کو بھیج دیا ملک سے باہر۔۔۔

عمارہ بیگم صوفے پہ سر تھام کر بیٹھ گئیں وہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں آیت کو کیسے سمجھائے۔۔۔آیت بھی ان کے برابر جا کر صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔۔

مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ گاؤں والے میرے بارے میں کیا سوچیں گے میرے لیے یہ بات زیادہ معنی رکھتا ہے کہ میرے اپنے میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔۔۔مجھے تعلیم گاؤں والوں نے نہیں دلوائی مجھے شہر انہوں نے نہیں بھیجا مجھ پہ خرچا انہوں نے نہیں کیا تو میں ان کے بارے میں کیوں سوچوں امی۔۔۔؟؟

یہ سب افسانوی باتیں ہیں آیت۔۔اصل زندگی میں ایک عورت کے لیے اس کا گھر اس کا خاندان سب سے بڑھ کر ہوتا ہے۔۔۔تمہارے ابو تمہارے لیے لڑکا ڈھونڈ رہے ہیں کچھ ہی دنوں میں تمہاری شادی ہو جائے گی۔۔۔بچے ہوں گے تب تمہیں یاد بھی نہیں ہوگا تم نے ایسی کوئی خواہش کی ہے یہ صرف وقتی خواب ہوتے ہیں جن چیزوں کو حاصل کرنا انسان کے بس میں نہ ہو ان کے بارے میں سوچنا بھی نہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چاہیے۔۔۔وہ اب اسے پیار سے سمجھانے لگیں۔۔۔

ان سب کے لئے پوری زندگی پڑی ہے مما۔۔میں شادی کے لیے اپنا مستقبل اپنا کیرئیر نہیں برباد کر سکتی۔۔میں بھی ہر عورت کی طرح اپنی زندگی دوسروں پہ وقف کردوں گی ساری زندگی بچوں اور شوہر کے نام کردوں گی۔۔اور میرا اپنا کیا؟میری خواہشات کا کیا۔۔؟کچھ تو ایسا کروں جس سے مجھے لگے میں نے بھی اپنی زندگی کے کچھ پل جیے ہیں۔۔

زندگی صرف ایک بار ملتی ہے اور میں اپنی زندگی دوسروں کے نام وقف نہیں کر سکتی۔۔اتنا بڑا ظرف نہیں ہے میرا امی۔۔۔

بس زندگی کے کچھ پل پھر ملیں نہ ملیں یہ موقع پھر ہاتھ آئے یا نہ آئے اس لیے میں ان لمحوں کو گوانا نہیں چاہتی۔۔

وہ خوابوں خیالوں میں کھو گئی۔۔۔

اتنا پڑھ لکھ کر کیا کرنا ہے تو نے۔۔۔سب کچھ تو ہے تمہارے پاس۔۔اس کی مما نے اسے ٹوکا۔۔۔

مما تعلیم دولت کے لئے کوئی حاصل نہیں کرتا اور پیسہ ہی زندگی میں سب کچھ نہیں ہوتا۔۔کچھ چیزیں کچھ خواہشات جو پیسے سے نہیں خریدے جاتے۔۔۔آخر مسئلہ کیا ہے کوئی اکیلی تو نہیں ہوں گی وہاں اور بھی لڑکیاں ہوں گی۔۔۔

تجھے تو اللہ سمجھائے لڑکی۔۔عمارہ بیگم ماتھے پہ ہاتھ مارتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئیں۔۔۔

وہ دوپٹہ شانوں پر پھیلائے کھڑکی تک آئی۔۔۔ہوا کے زور کی وجہ سے کھڑکی کبھی کھلتی اور کبھی بند ہوتی۔۔۔وہ ہاتھ باندھ کر دور آسمان پہ موجود چاند کو دیکھنے لگی۔۔۔لاکھوں ستاروں کے بیچ وہ چاند ایک شان سے ہی سر اٹھائے نظر آ رہا تھا۔۔۔اس چاند کو اپنے آپ پہ آخر غرور کیوں نہ ہوتا آسمان پہ موجود سبھی ستارے تو اس کی پہرے دادی کر رہے تھے۔۔۔جیسے ایک تخت پہ بیٹھا بادشاہ اور اس کے ارد گرد ہزاروں کی تعداد میں رعایا۔۔۔۔۔

لیکن چاند میں ایک خامی ہے یہ کبھی مستحکم نہیں رہتا ہمیشہ بھاگتا رہتا

ہے۔۔۔انسانوں کی بستی سے دور دل والوں کی دنیا سے دور جانے کہاں اس کا سفر مکمل ہوتا ہے۔۔۔

کیا چاند کی کوئی منزل بھی ہے۔۔۔

پھر سے ہوا نے زبردستی اندر داخل ہونے کی کوشش کی لیکن اس بار وہ اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑی تھی۔۔۔ہوا کو اندر جانے کے لیے اس کا مقابلہ کرنا تھا۔۔

میں لندن ضرور جاؤں گی۔۔۔اس نے چاند کو بتانے کی کوشش کی۔۔۔

جس دیس میں میرا دل ہے جہاں میرے خوابوں کی دنیا آباد ہے۔۔ جہاں میرے سپنوں کا تاج محل ہے میں وہاں آ رہی ہوں۔۔۔میرا انتظار کرنا لندن میں جلد ہی تیری سر زمین پہ اپنے قدم رکھوں گی۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرائی اور ایک بار پھر چاند کو دیکھنے لگی یہ سوچ کر کہ لندن میں بھی یہی چاند روشنی پھیلا رہا ہوگا۔۔۔

ہوا کے ایک جھونکے سے خوبصورت سرسبز کھیت لہلانے لگتے ان میں

زندگی کی ایک لہر دوڑ پڑتی۔۔درخت بھی ان کھیتوں کے ساتھ رقص کرنے لگتے اور کچھ ایسا ہی حال پرندوں کا بھی تھا۔۔۔وہ اپنی مدھر آواز میں گانا گاتے اس ٹہنی سے اس ٹہنی تک پرواز کرتے۔۔۔

لیکن اسے سب اداس لگا۔۔۔آسمان زمین ہوا کا ہر جھونکا،ندی میں بہتا وہ پانی وہ کھیتوں میں کام کرتے لوگ۔۔کیونکہ وہ خود اداس تھی انسان ہر احساس کو جیسے اپنے اندر محسوس کرتا ہے وہی اسے دوسرے کے اندر محسوس ہوتا ہے جیسے وہ محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ اس وقت کسی سایا دار شجر کے نیچے رجو کے ساتھ بیٹھ کر قلفی کھا رہی تھی۔۔۔اور آس پاس کنویں سے پانی بھرتی ان دیہاتی عورتوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہائے ان کی بھی کیا زندگی تھی ایک ایک لمحہ پانی بھرتے اور گھاس کاٹتے گزر جانا تھا۔۔۔وہ تاسف سے انہیں دیکھ رہی تھی اور رجو قلفی ایسے کھا رہی تھی جیسے پہلی بار کھا رہی ہو یا آخری بار۔۔۔رجو اور اس کا ساتھ بہت پرانا تھا وہ خوش مزاج اور زندہ دل چہکنے والی لڑکی تھی۔۔

پڑھی لکھی نہیں تھی لیکن انگلش سیکھنے کی شوقین تھی اور اس شوق کی وجہ سے وہ انگلش کی بینڈ بجا دیتی۔۔۔وہ بالوں کی لمبی سی چوٹی بنائے رکھتی اور پنجابیوں کی طرح کھلی شلوار اور تنگ قیمض پہنتی۔۔۔البتہ دوپٹے سے بے نیاز۔۔۔

اوئے تیرا کیا بنا آیت۔۔؟رجو کی آواز پہ وہ چونکی اور نگاہیں ان عورتوں سے ہٹا کر رجو کی طرف پھیر لیں۔۔۔

کیا؟اس نے سنا نہیں تھا۔۔۔

ارے تو وہ جانے والی تھی ناں جہاز پہ بیٹھ کر ڈنڈن۔۔۔وہ مسکرا دی

ڈنڈن نہیں لندن رجو۔۔۔ابھی پتا نہیں کیا ہوگا امی نے بات کی بھی ہے یا نہیں۔۔۔وہ افسردگی سے بولی۔۔۔

وہاں جانا تیری بڑی خواہش ہے کیا۔۔۔؟رجو نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

ہاں بڑی سے بھی بڑی خواہش۔۔۔

اور اگر تو نہ جا سکی تو۔۔۔؟رجو نے قلفی کا آخری حصہ منہ میں

ڈالا۔۔۔

تو میں مر جاؤں گی۔۔۔رجو منہ پہ ہاتھ رکھ کر حیرانی سے اسے دیکھا۔

ہائے ربا ایسا کیا ہے وہاں۔۔۔؟کہیں تیرا دل تو وہاں کسی پہ نہیں آیا۔۔۔

چپ کر بکواس مت کر ایسا کچھ بھی نہیں میں بس پڑھنا چاہتی ہوں۔۔وہ خفگی سے بولی اور درخت کے منڈیر سے کھڑی ہو گئ اور آہستہ آہستہ چلنے لگی۔۔۔رجو بھی جمپ کھا کر اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اگر وہاں تجھے تیرے سپنوں کا شہزادہ مل گیا تو۔۔۔؟واپس کبھی نہیں آئے گی کیا۔۔۔؟اس نے رجو کو گھور کر دیکھا۔۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا رجو یہ سب فلمی باتیں ہیں اور میں وہاں صرف پڑھنے کے لیے جانا چاہتی ہوں کاش میں کوئی پرندہ ہوتی تو اڑ کر پہنچ جاتی۔۔۔اس نے کھیت سے گھاس کا ایک تیلا کھینچا۔۔۔

رجو کچھ نہیں بولی۔۔۔وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی گھر کی طرف جا رہی تھیں ویسے بھی وہ کافی دور نکل آئیں تھیں۔۔۔ہوا بدستور تیز چل رہا تھا بچے درختوں کے اوپر بندروں کی طرح چڑھ رہے تھے کچھ بچے پاس ندی میں نہا رہے تھے وہاں کی مقامی عورتیں گھاس کاٹنے میں مصروف تھیں۔۔۔وہ منظر دیکھنے میں بہت خوبصورت تھا لیکن محسوس کرنے میں وہ کافی تکلیف دہ تھا۔۔۔جو نظارہ اس کی آنکھوں کو خوبصورت لگ رہا تھا وہاں کام کرتی عورتوں کے لیے ایک تکلیف تھا جس سے وہ جلد ہی جان چھڑانا چاہتی تھیں۔۔۔

ہائے ربا چوڑیاں۔۔۔رجو چلائی اس نے چونک کر پہلے رجو کو پھر چوڑیوں کے ٹھیلے کو دیکھا۔۔۔وہ بے اختیار مسکرا دی چوڑیوں کو دیکھ کر رجو کا ہمیشہ یہی حال ہوتا تھا اور اس وقت بھی وہ بھاگتی ہوئی ٹھیلے تک گئی اور رنگ برنگی چوڑیوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ بھی آہستہ سے چلتی ہوئی ٹھیلے تک گئی اسے چوڑیوں کا خاص شوق نہیں تھا۔۔۔اس لیے وہ بس رجو کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن رجو کے کافی اسرار پر اسے چوڑیاں خریدنی ہی پڑیں اس نے پیلے رنگ کی چوڑیاں ہاتھوں میں پہنی اور رجو سے وداع ہو کر گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔۔

لیکن اچانک چلتے چلتے اس نے محسوس کیا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو اس نے رک کر پیچھے دیکھا مگر کوئی نہیں تھا۔۔۔دائیں بائیں بھی کوئی نہیں تھا وہ سر جھٹک کر ایک بار پھر سے چلنے لگی اسے اپنا وہم لگا۔۔۔

سامنے ایک بیری کا بہت بڑا درخت تھا جس کے نیچے پانی کی چھوٹی سی ندی۔۔۔وہ وہیں ندی کے پاس رک کر پاوں دھونے لگی۔۔۔وہ پاوں دھونے میں مگن ہو گئی پھر اس نے ہاتھ منہ بھی دھوئے۔۔۔پانی کافی ٹھنڈا محسوس ہوا اسے۔۔۔

اچانک کسی نے جیسے اس کی پیٹھ پہ زور سے پتھر مار دیا ہو۔۔وہ کرنٹ کھا کر کھڑی ہو گئی اس کے منہ سے ہلکی چیخ برآمد ہوئی۔۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا مگر دور دور تک کوئی نہیں تھا۔۔۔دائیں بائیں بھی آس پاس کوئی نہیں تھا تو پھر۔۔۔؟

اس نے نیچے پڑے ہوئے پتھر کو دیکھا لیکن وہ پتھر نہیں تھا کسی اخبار کو گول کر کے لپیٹا گیا تھا۔۔۔حیران ہوتے ہوئے اس نے وہ اخبار اٹھایا اس کے اندر کچھ تھا۔۔۔ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس نے اخبار کو کھولا اور ایک بار پھر اسے حیرت ہوئی اخبار کے اندر لال رنگ کی چوڑیاں تھیں۔۔۔

اور ان کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی پرچی۔۔۔چوڑیوں سے توجہ ہٹا کر اس نے پرچی کھولی۔۔۔اس پہ اردو میں کوئی تحریر لکھی تھی۔۔۔

پاگل لڑکی لال رنگ کے کپڑوں کے ساتھ پیلی چوڑیاں کوئی نہیں پہنتا

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔۔۔ہونٹ بھینچے وہ سوچ میں پڑ گئی یہ پرچی اور یہ چوڑیاں کس نے پھینکی ہوں گی۔۔۔اس کا مطلب جب وہ چوڑیاں خرید رہی تھی تب کوئی اسے دیکھ رہا تھا مگر کون۔۔۔؟ اور اب یہ چوڑیاں کہاں سے پھینکی گئیں تھیں۔۔۔کس طرف سے آئیں یہ چوڑیاں چاروں طرف کوئی نہیں تھا۔۔۔اس پہ حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے ایسا پہلی مرتبہ ہوا تھا اس کی زندگی میں۔۔۔

وہ برف بن چکی تھی۔۔سوچ سوچ کے بھی وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔لیکن کچھ تو تھا جو نظر نہیں آ رہا تھا۔۔وہ یہ بھی نہیں سوچ سکتی تھی یہ سب کسی اور کے لیے تھا اور غلطی فہمی کے بنا پہ اسے مل گیا کیونکہ لال رنگ کے کپڑے اور پیلی چوڑیاں اس نے ہی پہن رکھی تھیں۔۔کوئی اس کا پیچھا کیوں کر رہا تھا اور سب سے بڑی بات یہ کہاں سے پھینکی گئیں تھیں کیونکہ چاروں طرف دور دور تک کوئی نہیں تھا۔۔۔اور اگر کوئی دور تھا بھی تو وہ اتنی دور سے نشانہ نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔اگر وہ پڑھی لکھی نہ ہوتی تو یہ سوچتی یہ سب کسی جن بھوت کا کام ہے لیکن اب وہ ایسا بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔۔۔دماغ کام کرنا چھوڑ رہا تھا۔۔۔

جو بھی ہے بھاڑ میں جائے وہ جب سوچنے میں ناکام ہوئی تو غصے سے بڑبڑائی۔۔وہ چوڑیاں اس نے غصے سے ندی میں پھینک دیں۔۔۔اور گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔۔۔

رات کے وقت وہ کھڑکی کے سامنے بیٹھی تھی اس کے ہاتھ میں ایک

ناول تھا۔وہ پورے انہماک کے ساتھ ناول پڑھ رہی تھی جب اس کی بڑی بہن عروہ اندر آئی۔۔اس کے ہاتھوں میں ایک ٹرے تھا وہ اس کے لیے کھانا لے کر آئی تھی رات کا کھانا وہ دونوں اکثر کمرے میں کھاتی تھیں۔۔۔۔

عروہ نے خونخوار نظروں سے اسے اور اس کے ناول کو دیکھا۔۔اسے یاد تھا یہ ناول وہ کافی عرصہ پہلے خرید لائی تھی اور اس کے بعد وہ ہمیشہ ایک ہی ناول میں کھوئی رہتی۔۔اس کے اوراق بوسیدہ ہو چکے تھے جلد بھی کافی پرانی ہو چکی تھی لیکن آیت جیسے اس ناول سے عشق کرتی تھی۔۔۔۔۔

دراصل وہ ناول سے نہیں ناول کے ہیرو کو پسند کرتی تھی۔۔وہ اکثر اس ہیرو کا ذکر اس کے سامنے کرتی اس کی آنکھیں ایسی ہیں اس کا انداز ایسا ہے۔۔یہ سب کرتے ہوئے اسے اپنی چھوٹی بہن احمق ترین لڑکی لگتی۔۔
آیت اس ناول کو بند کرو اور آ کر کھانا کھاؤ۔۔اس نے غصے سے آیت کو ٹوک دیا۔۔وہ گہری سانس لے کر بے بسی سے مسکرائی جیسے یہ کافی

مشکل کام ہو۔۔پھر ناول کو دراز میں رکھ کر بیڈ پر آ کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو گیا۔۔۔؟تمہیں معلوم ہے اس ناول میں جو ہیرو ہے وہ تمہیں نہیں ملے گا۔۔۔بلکہ وہ تو کہیں بھی نہیں ملے گا وہ محض ایک فرضی کردار ہے پھر بھی تم اسے پسند کرتی ہو۔۔۔۔عروہ نے اسے جھڑک دیا۔۔وہ اب چاولوں کا چمچ منہ میں ڈال رہی تھی۔۔۔۔

کچھ بھی نا ممکن نہیں ہے اگر کسی کو سچے دل سے چاہو تو وہ ضرور ملے گا۔۔عروہ نے اسے گھور کر دیکھا اس وقت وہ احمقوں کی ملکہ لگ رہی تھی۔۔

امی نے ابو سے بات کر لی کیا۔۔؟وہ موضوع تبدیل کرتے ہوئے بولی۔

کس بارے میں۔۔؟

میرے لندن جانے کے بارے میں۔۔

نہیں اور مجھے نہیں لگتا وہ کریں گی۔۔۔اور کر بھی لیا تو ابو کبھی نہیں

مانیں گے۔۔لندن جانے کا خواب چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔عروہ نے اسے مشورہ دیا۔۔۔۔۔۔

نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔وہ ہٹ دھرمی سے بولی۔۔

تو کیا کرو گی تم۔۔؟جو چیز ناممکن ہے وہ تم ممکن نہیں بنا سکتیں۔۔۔ابو جماعت اسلامی کے اتنے بڑے رکن ہیں یوں اکیلے بیٹی کو لندن بھیج دیں۔۔ایسا ہو ہی نہیں ہو سکتا۔۔اور وہ تمہارے لیے لڑکا بھی ڈھونڈ رہے ہیں جلد تمہاری شادی ہو جائے گی اور۔۔۔۔آیت نے غصے سے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔۔

شادی کے علاوہ بھی ایک زندگی ہے۔۔اور ان سب چیزوں کے لیے پوری زندگی ہے یوں اپنے آپ کو شادی کے بندھن میں باندھ کر میں اپنی لائف برباد ہرگز نہیں کروں گی۔۔۔۔۔میں کسی کے اصولوں کے لیے اپنا فیوچر خراب نہیں کروں گی۔۔زندگی میں ایسے موقع بار بار نہیں آتے۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے لندن تو میں جا کر ہی رہوں گی۔۔کوئی مجھے نہیں روک سکے گا۔۔۔۔۔۔۔وہ غصے میں کھانا نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھا رہی تھی۔۔۔عروہ اسے تاسف اور بے بسی سے دیکھتی رہ گئی۔۔

آسمان سیاہ تھا اور سیاہ اس لیے تھا کیونکہ بادلوں کی چادر نے آسمان کو لپیٹ رکھا تھا۔۔۔وہ کھڑکی کے پاس بیٹھ کر باہر کے نظارے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہاتھوں میں جو اردو ناول تھا وہ اس کی توجہ کا منتظر تھا مگر وہ بیٹھے بیٹھے جانے کہاں کھو گئی۔۔۔

وہ چونکی تو تب جب اس نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔۔۔اس کی امی آ کر اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئیں۔۔۔ان کا انداز ایسا تھا جیسے کچھ کہنا چاہ رہی ہوں لیکن کہہ نہیں پا رہی تھیں وہ شاید کوئی تمہید سوچ رہی تھیں۔۔۔

آیت خاموشی سے انہیں دیکھے گئی پھر اس نے ہی ان کی یہ مشکل آسان کر دی۔۔۔

کیا بات ہے امی کچھ کہنا چاہتی ہیں آپ۔۔۔اور اسی بات سے انہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حوصلہ ملا۔۔۔

دیکھ آیت۔۔۔بیٹا جو بات میں تم سے کہنے جا رہی ہوں اس پہ کوئی تماشا مت کھڑا کرنا۔ایسا کیا کہنے والی ہیں اس نے سوچا۔۔۔

عمارہ بیگم کچھ پل خاموش رہیں یہ سوچنے کے لیے کیسے بات شروع کرے۔۔

ویسے ان کی دو بیٹیاں تھیں لیکن آیت سے وہ بہت زیادہ محبت کرتی تھیں۔۔اس کی وجہ وہ خود تھی تھوڑی شرارتی تھوڑی جذباتی اور تھوڑی نرم دل۔۔۔ ان کی دوسری بیٹی عروہ تھی جو خاموش اور تحمل مزاج۔۔

ویسے تو ماں باپ کے لیے ہر اولاد خوبصورت ہوتی ہے۔۔۔

لیکن آیت کی بات ہی کچھ اور تھی وہ صرف اپنی ماں کے لیے ہی نہیں سب کے لئے پرکشش تھی۔۔۔

پتا ہے آج تمہارے ابو ایک لڑکے کی بات کر رہے تھے۔۔۔آیت نے خشک اور سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا وہ نہیں جانتی تھی امی کس

لڑکے کی بات کر رہی ہیں لیکن ایک گھنٹے سے امی نے کسی روحل آفتاب نامی ایک لڑکے کی تعریفیں کر کر کے اس کے کان پکا دیے وہ اس سے کبھی نہیں ملی نہ ہی اس نے اسے دیکھا۔۔۔اور ایسا بھی نہیں تھا وہ اس کی باتیں سننے میں دلچسپی رکھتی تھی پھر بھی جانے امی کے پاس اس ٹاپک کے علاوہ دوسرا کوئی ٹاپک کیوں نہیں تھا۔۔۔جیسے دنیا جہان میں ایک وہی لڑکا ہی باقی رہ گیا ہو بس۔۔۔اس کا نام روحل آفتاب تھا۔۔۔

بقول امی کے وہ پہلی بار ابو کو کہیں ملا تھا ایک مہینے پہلے اور اس نے پہلی نظر میں ابو کو متاثر کیا ہوگا اور ابو نے یہ بات امی تک پہنچائی اور امی اس کے کانوں میں انڈیلنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔لیکن اس کے کانوں میں کہاں جوں رینگنے تھے۔۔۔

اور امی اس میں وہ وہ خوبیاں نکال رہی تھیں جو اس میں شاید ہوں گی بھی نہیں۔۔۔ اسے بھلا کیا دلچسپی ہو سکتی تھی یہ جاننے میں وہ کتنا اچھا کتنا باشعور اور کتنا امیر کتنا خوبصورت ہے۔۔۔

وہ اتنی نادان تو نہیں تھی جو مما کی ان باتوں کا مطلب ہی نہ سمجھتی لیکن وہ جان کر انجان بن رہی تھی اس معاملے میں اسے رتی بھر بھی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

تمہیں پتا ہے آیت وہ بہت خوبصورت لڑکا ہے۔۔۔آہستہ مدھم آواز۔۔ نماز قرآن پابندی سے ادا کرتا ہے۔۔۔سلجھا ہوا انداز۔۔وہ آج کی لڑکوں سے بہت مختلف ہے اور بہت مذہبی بھی ہے اور تو اور تمہارے ابا بتا رہے تھے وہ حافظ قرآن بھی ہے مما جانے کہاں کھو گئیں اور وہ انہیں یہ کبھی باز نہیں آئیں گی والی نگاہوں سے دیکھنے لگی مگر بولی کچھ نہیں ایک بار امی یونہی دو کسی کی تعریفیں کرتی رہی ان تعریفوں کے بعد اس نے صرف اتنا کہا تو میں کیا کروں۔۔۔

اس کے بدلے میں امی نے اسے آس پاس کے پڑوسیوں کی مثالیں دینی شروع کر دیں فلاں لڑکی کی عمر اتنی ہے اور فلاں کے اتنے بیٹے ہو چکے ہیں فلاں عورت نواسے نواسیوں کے مزے لے رہی ہے۔۔اور فلاں لڑکی ہنسی خوشی زندگی گزار رہی ہے۔۔۔یہ سب سننے سے بہتر تھا وہ

خاموش ہی رہتی۔۔۔

اور ایک مزے کی بات بتاؤں؟انہوں نے پوچھا اور اگر وہ نہ بھی کہتی تب بھی وہ اپنی بات بتا کر ہی رہتیں۔۔۔

اسے ایک بار گردن گھما کر انہیں دیکھنا ہی پڑا۔۔۔

تمہارے ابو کو وہ تمہارے لیے بہت پسند آیا۔۔پڑھا لکھا ہے شہر میں رہتا ہے اور کل شام وہ تمہیں دیکھنے آ رہے ہیں۔۔۔

دھڑاز۔۔۔

کے ٹو کی پوری پہاڑی اس کے سر پہ گر گئی۔۔۔

اس کی امی نے مسکرا کر کہا تھا اگر یہ مذاق تھا تو بہت گھٹیا مذاق تھا کچھ لمحے لگے تھے اسے کانوں سنی بات پہ یقین کرنے کے لیے پہلے وہ حیران ہوئی پھر شاکڈ اور پھر کرنٹ کھا کر کھڑی ہو گئی۔

واٹ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

وہ حلق کے بل چلائی عمارہ بیگم بھی کھڑی ہو گئیں۔۔۔اس کا چہرہ یک

دم سرخ ہو گیا۔۔۔اب اس کی یہی اوقات رہ گئی تھی کسی بھی راہ چلتے لڑکے کو اس کے لیے پسند کیا جاتا جسے نہ وہ جانتی ہو نہ اس نے دیکھا ہو۔۔۔ابھی تو اس کی شادی کی عمر ہی نہیں تھی چوبیس سال شادی کی کوئی عمر نہیں ہوتی اور اس کا دور دور تک کوئی ارادہ بھی نہیں تھا وہ ابھی پڑھائی کرنا چاہتی تھی لندن والا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا اور یہاں ایک اور بکھیڑا کھڑا ہو گیالندن جانا اس کی زندگی کا سب سے بڑا خواب تھا اور یوں اس طرح یہ سب۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی ابو ایسا کچھ کریں گے اتنی بڑی بے وقوفی کی توقع اسے ان سے نہیں تھی۔ وہ ان کی حاکمانہ طبیعت سے واقف تھی لیکن اس نے یہ نہیں سوچا تھا ابو یوں کسی کو بھی اس کے گلے کا ڈھول بنا کر پیش کریں گے۔۔۔

امی آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔۔؟

اس نے آس پاس دیکھ کر کوئی چیز ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی جس پہ وہ اپنا غصہ نکالتی۔۔۔پھر اس نے ناول کو اٹھا کر دور پھینک دیا۔۔۔عمارہ بیگم ہکا بکا ہو کر اسے دیکھنے لگیں اتنے غصے کی توقع وہ اس سے نہیں کر

رہی تھیں۔۔۔

اس کی آنکھوں سے ایک سمندر رواں ہو گیا وہ ابھی بھی بے یقین تھی دو دن پہلے تو اس نے لندن جانے کی بات کہی تھی۔۔۔اس بارے میں تو کسی نے نہیں سوچا۔۔۔

آیت ابھی صرف۔۔۔جانے ان کے منہ سے کیا نکلنے والا تھا لیکن آیت غصے میں کبھی ان کی بات پوری نہیں ہونے دیتی تھی۔۔۔

نو۔۔۔۔نو۔۔۔نو۔۔۔امی نو۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی عمارہ بیگم کے دل کو کچھ ہونے لگا۔۔۔لیکن وہ بھی کیا کرتیں شوہر کے سامنے ان کی بھی نہیں چلتی تھی۔۔۔

وہ غصے سے مٹھیاں بھینچے آئینے کے سامنے جا کر بیٹھ گئی۔۔اس کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں جن سے آنسو بہہ رہے تھےماتھے پہ پسینہ تھا بال تھوڑے آگے کو بکھرے ہوئے تھے۔۔وہ یک ٹک بنا پلکیں جھپکائے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھے جا رہی تھی۔۔پھراس نے آئینے کے سامنے رکھا ہوا وہ آخری خوبصورت جاپانی کلاک بھی زور سے دیوار پر دے

مارا۔۔

ایک چھنک کی آواز پورے کمرے میں گونج اٹھی اور وہ کلاک کئی حصوں میں تقسیم ہو کر ادھر ادھر پھیل گیا۔۔کچھ لمحے وہ یونہی کھڑی اسے دیکھتی رہیں۔۔۔

اور اس کے پاس چلی آئیں۔۔۔انہوں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ بڑی محبت سے اسے دیکھا مگر وہ انہیں نہیں غصے سے آئینے کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آیت۔۔۔

آیت میری بات سنو۔۔۔

وہ اس کا چہرہ اپنی طرف گھما کر بولیں۔۔۔ایک لمحہ صرف ایک لمحہ وہ انہیں دیکھتی رہی پھر ان کا ہاتھ جھٹک کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

چلی جائیں یہاں سے مما۔۔۔وہ جیسے بہت ضبط کر کے بولی تھی۔۔۔اگر وہ اس کی ماں نہ ہوتی تو یقیناً وہ چلا کر گیٹ لاسٹ کہہ دیتی۔۔۔مگر

رشتے انسان کو کمزور بنا دیتے ہیں دل کو ان کے سامنے جھکنا پڑتا ہے۔۔۔

لیکن۔۔۔

میں نے کہا چلی جائیں یہاں سے آپ مجھ سے زرا پیار نہیں کرتیں آپ کو اپنی اس بیٹی سے بالکل بھی محبت نہیں ہے۔۔اس کی آواز میں بلا کا دکھ تھا۔۔۔اور آج تو تکلیف کی وجہ بھی زیادہ تھی۔۔۔عمارہ بیگم کا دل تڑپ اٹھا۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا آیت یہ سب تمہارے ابو نے کیا ہے اور تم جانتی ہو میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں۔۔۔وہ بے بسی سے بولیں۔۔۔

یہ پیار کرتی ہیں آپ۔۔۔وہ پھٹ پڑی۔۔۔

آپ لوگ میری زندگی برباد کر دینا چاہتی ہوں یوں کیریئر کے آخری سٹیج پہ لا کر آپ سب ختم کر دینا چاہتی ہیں۔۔۔آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔کیا بیٹیاں واقعی بوجھ ہوتی ہیں کیا والدین ان سے محبت بالکل بھی نہیں کرتے۔۔۔ہر قدم پہ بیٹی ہی کیوں قربانی دے۔۔۔

اس نے شکوے سے عمارہ بیگم کو دیکھا۔۔۔

کیونکہ ایک عورت پیدا ہی قربانی دینے کے لیے ہوتی ہے بچپن سے لے کر بڑھاپے تک اسے قربانی دینی ہی پڑتی ہے مرد کبھی قربانی نہیں دیتا وہ صرف حکومت کرنا جانتے ہیں سمجھوتہ ہمیشہ عورتوں کو ہی کرنا پڑتا ہے۔۔۔

عورتوں کو ہی کیوں مما۔۔۔کیا وہ انسان نہیں ہیں کیا ان کے پاس دل نہیں ہے۔۔۔آپ سوچیں تو سہی آپ میرے ساتھ کیا کر رہے ہیں جہاں سب کچھ شروع ہونا تھا آپ وہیں آ کر سب ختم کر رہی ہیں۔۔۔ یوں کسی بھی راہ چلتے لڑکے کو آپ لوگ کیسے میرے لیے منتخب کر سکتے ہیں۔۔۔پسند کی جیون ساتھی کا انتخاب تو اسلام میں بھی دیا گیا ہے۔۔۔

اس کی آواز جیسے خلا سے کہیں آ رہی تھی۔۔۔

دیکھو آیت جن سے ہم محبت کرتے ہیں ان کے ساتھ ہماری کئ امیدیں وابستہ ہوتی ہیں ہم ان پہ اپنا حق سمجھتے ہیں ہم انہیں اچھی چیزیں

اس لیے بھی دینا چاہ رہے ہوتے ہیں تا کہ وہ کسی غلط شے کی تمنا نہ کریں۔۔۔اور والدین کبھی اپنی اولاد کا برا نہیں چاہ سکتے تم جانتی ہو ہر ماں باپ کی طرح ہماری بھی تمنا ہے تمہیں دلہن بنی دیکھوں۔۔اگر ہم نے ایسی کوئی خواہش کی بھی ہے تو اس میں کیا غلط ہے کیا ایک ماں باپ کو اتنا بھی حق نہیں ہوتا وہ اپنے بچے کے لیے جیون ساتھی کا انتخاب کرے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آہستہ آواز میں بولیں ان کی آواز میں نمی تھی۔۔۔آیت انہیں دیکھے جا رہی تھی۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے کوئی باپ ایسا کیسے کر سکتا ہے ملکیت اور محبت اپنی جگہ لیکن یوں اسے زندگی کے سب سے بڑے فیصلے سے دستبردار کر دینا یہ کہاں کا انصاف تھا۔۔جو تعریف وہ انہیں سمجھا رہی تھیں وہ بالکل بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

میں تو صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تمہاری جیون ساتھی بہت اچھا ہو جیسی تم ہو۔۔۔اور یقین جانو تمہارے ابو کہہ رہے تھے اس جیسا لڑکا تمہیں پوری دنیا میں کہیں نہیں ملے گا۔۔۔

(اف پھر سے وہی لڑکا وہی شادی۔۔۔ یہاں یہ بات معنی نہیں رکھتا میں سب سے پہلے لندن جانا چاہتی ہوں اس کے بعد کچھ سوچوں گی ان جھمیلوں کے بارے میں)

اس نے خاموشی سے اپنی مما کو دیکھا سکینڈ کے ہزارویں حصے میں ایک خیال بجلی کی طرح اس کے دماغ میں کوندا۔۔۔اور اس نے اپنے آنسو صاف کر کے مما کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

آپ اور ابو جو چاہتے ہیں وہیں ہو گا امی لیکن۔۔۔۔۔وہ ان کے ہاتھوں کو مضبوطی سے دباتے ہوئے بولی۔۔۔۔

لیکن؟عمارہ بیگم نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

لیکن میری ایک شرط ہے امی۔۔۔؟وہ ان کی گود میں سر رکھ کر کافی دیر بعد بولی۔۔۔عمارہ بیگم نے اسے دیکھا وہ ان کی گود سے سر اٹھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے لندن جانا ہے ۔۔عمارہ بیگم کے چہرے پہ ایک رنگ آیا کافی دیر

تک وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہیں۔۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

❤جاری ہے❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews